بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خلاصہ خطبہ جمعہ 22 جولائی 2022ء بیان فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

تشہد و تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

آج حضرت ابو بکرؓ کے دَور خلافت میں ایرانیوں کے خلاف کارروائیوں کا بیان ہو گا۔ اس جنگ میں ایرانیوں نے اپنے آپ کو زنجیروں میں جکڑ لیا تھا تاکہ کوئی شخص جنگ سے بھاگ نہ پائے۔ زنجیر کو عربی میں سلاسل کہتے ہیں اس لیے اس جنگ کو ذات السلاسل کہتے ہیں۔ بعض مورخین اس روایت کو درست تسلیم نہیں کرتے۔ یہ جنگ بصرہ سے بحرین جاتے ہوئے سیف البحر بستی میں کاظمہ کے مقام کے قریب لڑی گئی تھی اس لیے اس جنگ کو جنگ کاظمہ بھی کہتے ہیں۔ حفیر مقام کی وجہ سے اس جنگ کو جنگ حفیر بھی کہا جاتا ہے۔ مسلمانوں کے اٹھارہ ہزار کے لشکر کے سپہ سالار حضرت خالد بن ولیدؓ تھے جبکہ ایرانیوں کی جانب سے اس علاقے کا حاکم ہُرمز سپہ سالار تھا۔

حضرت خالد بن ولیدؓ نے یمامہ سے روانگی سے قبل ہُرمز کو خط لکھا کہ فرمانبرداری اختیار کر لو تو تم محفوظ رہو گے یا جزیہ دینے کا اقرار کرو تو اپنی اور اپنی قوم کے لیے حفاظت کی ضمانت لے سکتے ہو۔ میں تمہارے مقابلے کے لیے ایسی قوم لے کر آیا ہوں جو موت کو ایسے پسند کرتی ہے جیسا تم زندگی کو پسند کرتے ہو۔ ہُرمز اس خط کی اطلاع شاہ کسریٰ کو دے کر حضرت خالد بن ولیدؓ کے مقابلے کے لیے کاظمہ پہنچ گیا۔ دونوں طرف کی فوجوں میں شدید لڑائی ہوئی۔ ہُرمز نے حضرت خالد بن ولیدؓ کو مبارزت کی دعوت دی اور دونوں میں دُو بدو مقابلہ ہوا۔ حضرت خالدؓ نے ہُرمز کا کام تمام کر دیا۔ ایرانیوں کو شکست فاش ہوئی اور وہ جنگ سے بھاگ گئے۔ مسلمانوں نے بھاگنے والوں کا تعاقب کیا اور اُنہیں قتل کرتے گئے۔ حضرت خالدؓ نے مال غنیمت جمع کر کے حضرت ابو بکرؓ کو بھجوایا جس میں 375 کلو زنجیریں اور ہُرمز کی ایک لاکھ درہم کی ٹوپی بھی تھی۔ حضرت ابو بکرؓ نے یہ ٹوپی حضرت خالدؓ کو عطا کر دی۔

پھر جنگ اُبُلّہ کا ذکر ہے جس کے بارے میں دو روایات مذکور ہیں۔ ایک یہ کہ مسلمانوں نے اُبُلّہ کو سب سے پہلے حضرت ابو بکرؓ کے عہد میں فتح کیا لیکن بعد میں یہ دوبارہ ایرانیوں کے قبضے میں چلا گیا اور حضرت عمر بن خطابؓ کے زمانے میں مسلمان اس پر پوری طرح قابض ہو گئے۔ دوسری روایت یہ ہے کہ مسلمانوں نے اس پر حضرت عمرؓ کے زمانے میں فتح حاصل کی۔ علامہ طبریؒ لکھتے ہیں کہ حضرت عمرؓ کے دَور میں 14 ہجری میں حضرت عتبہ بن غزوانؓ کے ہاتھوں اُبُلّہ کی فتح عمل میں آئی تھی۔ حضرت عمرؓ کے دَور میں حضرت عتبہ بن غزوانؓ نے اُبُلّہ کے پانچ سو عجمی سپاہیوں کو شکست دی۔ پورے شہر پر مسلمانوں کا قبضہ ہو گیا اور مال غنیمت میں بہت سا سامان اور ہتھیار اور دیگر چیزیں حاصل ہوئیں۔

پھر جنگ مَذار کا ذکر ہے جو صفر 12 ہجری میں ہوئی۔ اس واقعہ کے دن ہر شخص کی زبان پر تھا کہ صفر کا مہینہ آ گیا ہے اور اس میں ہر ظالم سرکش قتل ہو گا جہاں دریا اکٹھے ہوتے ہیں۔ ہُرمز کے لکھنے پر اُس کے بادشاہ نے قارن کو ذات السلاسل کی جنگ میں ہُرمز کی مدد کے لیے بھیجا تھا۔ قارن ابھی مَذار کے مقام پر پہنچا ہی تھا کہ اُسے ہرمز کے قتل کی اطلاع ملی جبکہ ہُرمز کی فوج کے بھاگے ہوئے دستے مَذار میں قارن کی فوج سے آ ملے اور مسلمانوں سے جنگ کی تیاری کرنے لگے۔ حضرت خالدؓ کو اس کی اطلاع ملی تو وہ بھی اپنا لشکر لے کر مَذار پہنچے۔ نہایت غیض و غضب کی حالت میں

دونوں طرف کی فوجوں کی مڈ بھیڑ ہوئی۔ قارن کو حضرت مَعقلؓ نے مقابلہ کر کے قتل کر دیا۔ ایرانی حوصلہ ہار بیٹھے اور میدان جنگ چھوڑ کر بھاگنے لگے۔ اہل فارس کی بہت بڑی تعداد ماری گئی۔ حضرت خالدؓ نے مال غنیمت سپاہیوں میں تقسیم کر دیا اور خمس کا باقی حصہ اور قیدیوں کو حضرت سعید بن نعمانؓ کی سرکردگی میں مدینہ روانہ کر دیا۔ اس فتح کے بعد کاشتکاروں اور تمام لوگوں کو بغیر تکلیف پہنچائے جزیہ کی ادائیگی پر آمادہ کیا گیا اور اُنہیں اُن کی زمینوں اور جگہوں پر برقرار رکھا گیا۔ بعد ازاں حضرت خالدؓ نے انتظامی اُمور کی طرف توجہ کی۔ جزیہ وصول کرنے کے لیے عمال مقرر کیے گئے۔ مفتوحہ علاقوں کی حفاظت کے لیے فوجیں متعین کیں۔ دشمنوں کی کارروائیوں سے خبردار رہنے اور بوقت ضرورت مقابلہ کرنے کا انتظام کیا گیا۔

صفر 12ر ہجری میں کسکر کے قریب جنگ ولجہ ہوئی۔ جنگ مَذار میں ایرانیوں کی شرمناک شکست کے بعد ایران کے بادشاہ اَردشیر نے عراق کے سب سے بڑے قبیلے بکر بن وائل کے عیسائیوں کو مسلمانوں سے مقابلے کے لیے آمادہ کیا اور ایک بہت بڑا لشکر تیار کر کے مسلمانوں سے مقابلے کے لیے ولجہ بھیجا۔ حیرہ اور کسکر کے لوگ بھی اس لشکر کے ساتھ مل گئے۔ مسلمانوں کے مقابلے میں فتح کا سہرا مکمل طور پر عیسائیوں کو نہ ملا۔ اس بنا پر فارسیوں کا ایک لشکر بہمن جاذویہ کی سربراہی میں بھی روانہ کر دیا گیا۔ حضرت خالدؓ کو جب اس کی اطلاع ملی تو حیرہ میں حضرت سوید بن مقرنؓ کو اپنا قائمقام مقرر کر کے اپنا لشکر لے کر ولجہ پہنچے اور دشمن سے مقابلے کے میدان میں اُترے۔ شدید ترین جنگ ہوئی۔ حضرت خالد بن ولیدؓ نے اپنی فوج کے ذریعہ دشمن کے دونوں طرف گھات لگا رکھی تھی جنہوں نے ایرانیوں پر حملہ کیا اور اُن کی فوج شکست کھا کر بھاگنے لگی۔ سامنے سے حضرت خالدؓ کے دستوں نے اُنہیں قابو کیا اور دشمن کی فوج ماری گئی۔ اُن کا سپہ سالار بھی مارا گیا۔ یہاں بھی حضرت خالدؓ نے کاشتکاروں کے ساتھ وہی سلوک کیا جو اُن کا طریق تھا۔ صرف جنگجو لوگوں اور اُن کے معاونین کو گرفتار کیا اور عام لوگوں کو جزیہ دینے پر قائل کیا۔

پھر جنگ اُلیس کا ذکر ہے جو صفر 12ر ہجری میں ہوئی۔ حضرت خالدؓ کے ہاتھوں قبیلہ بکر بن وائل کے لوگ اور ایرانی عبرتناک شکست سے غضبناک تھے لہٰذا یہ تمام اُلیس کے مقام پر جمع ہوئے جہاں عبد الاسود عجلی ان کا سردار مقرر ہوا۔ ایرانی بادشاہ کے کہنے پر بہمن جاذویہ نے اپنا لشکر ایک مشہور بہادر سپہ سالار جابان کی سرکردگی میں اُلیس بھیجا۔ حضرت خالدؓ بھی نصرانیوں اور ایرانیوں کے لشکروں کی موجودگی کی اطلاع پا کر اپنی فوج لے کر اُلیس پہنچے۔ دونوں طرف سے بڑے جوش اور غضب کے ساتھ شدید ترین لڑائی ہوئی۔ حضرت خالدؓ نے مادی اسباب کم ہوتے دیکھ کر انتہائی عاجزی سے دعا مانگی کہ اے اللہ! اگر تُو مجھے آج فتح عطا فرمائے گا تو میں کسی ایک دشمن کو بھی زندہ نہیں چھوڑوں گا اور یہ دریا اُن کے خون سے سُرخ ہو جائے گا۔ بعد ازاں حضرت خالدؓ نے جنگی حکمت عملی کے ساتھ دشمن پر تین اطراف سے حملہ کیا اور فتح پائی۔

عراق میں ایک مقام ہے امغیشیا جو بغیر کسی جنگ کے صفر 12ر ہجری میں فتح ہو گیا اور مسلمانوں کو اب تک ہونے والی کسی بھی جنگ سے زیادہ مال غنیمت حاصل ہوا۔ حضرت خالدؓ نے جندل نامی ایک نمائندے کے ذریعے حضرت ابو بکرؓ کو فتوحات کی اطلاع بھجوائی جس کا عمدہ بیان حضرت ابو بکرؓ کو بہت پسند آیا۔ اس موقع پر حضرت ابو بکرؓ نے فرمایا کہ اب عورتیں حضرت خالد بن ولیدؓ جیسا شخص پیدا نہیں کر سکیں گی۔

خطبہ ثانیہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنُؤْمِنُ بِهٖ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْهِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّاٰتِ اَعْمَالِنَا مَن يَّهْدِهِ اللهُ فَلاَ مُضِلَّ لَهُ وَمَنْ يُّضْلِلْهُ فَلاَ هَادِىَ لَهُ ۞وَاَشْهَدُ أَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلاَّ اللهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ ۞ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُه۞عِبَادَاللهِ رَحِمَكُمُ اللهُ۞اِنَّ اللهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِيْتَآءِ ذِى الْقُرْبٰى وَيَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ۞ اذْكُرُوا اللهَ يَذْكُرْ كُمْ وَادْعُوْهُ يَسْتَجِبْ لَكُمْ وَلَذِكْرُ اللهِ اَكْبَرُ ۞